منودھرم شاستر اور ہندو نظامِ میراث

HindË Law of Inheritance in Light of ManË Dharam ShÉstrÉ

ڈاکٹر رشاد احمد [*]

ڈاکٹر مرسل فرمان [**]

ABSTRACT:

It is said that "Mony makes the mare go" and it is so because All'ah SubhÉn-aË-Taa'la Has willed it so. Wealth is thus, a great blessing and a means of great trial for man at the same time. It is utility and worth-no matter how a man may amass wealth- is restricted to this world alone. A man enters into the world hereafter-empty handedly. All his treasured troves of gold and silver are bequeathed to his loved ones after his demise.

Had there been no proper mechanism or a modus-oerandi for the division of this left-over money/inheritance then violence and bloody feuds would have sparked amongst the heirs. Hence we find that almost all religions offer guidelines for the division of (bequeathed mony or) wealth and valuables left after the death of a person. So is the case of HindË relegion. The purpose of this article is to focus, assess and analyze the HindË system of inheritance-as to how to disperse the left-over wealth amongest the closest relatives of the deceeased..

تمہید:

اللہ تعالی نے مال کو انسان کی دنیوی زندگی کے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے۔ بظاہر تو یہ ایک نعمت ہے لیکن در حقیقت یہ ایک بہت بڑا امتحان بھی ہے کیونکہ مال چاہے یہ کتنا مفید ہی کیوں محسوس ہو آخر کار انسان اپنا سب کچھ دوسروں کے پاس چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے چلا جاتا ہے۔

اگر مال کا مالک اسے چھوڑ کر اس جہاں سے چلا جائے اور اس کے مال کی تقسیم کا کوئی باضابطہ

---

[*] اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زاید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور۔

[**] اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ۔

نظام موجود نہ ہو تو جنگ وجدل کا ظہور ناگزیر ہے۔ لہٰذا تقریباً تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو مال کی تقسیم کے سلسلے میں ہدایات دیتے ہیں تاکہ انسانی معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ ہو۔

دیگر مذاہب کی طرح ہندومت بھی میراث کی تقسیم سے متعلق بحث کرتا ہے۔ اس مقالہ کا مقصد یہ ہے کہ ہندومت میں میراث کے بارے میں دی گئی تعلیمات کا مطالعہ کیا جاسکے۔

منودھرم شاستر:

"منودھرم شاستر" دو الفاظ کا مجموعہ ہے: "منو" اور دھرم شاستر۔ ہندومت کے مطابق "منو" شخصیت اور انسانیت کے 14 مورث اعلی progenitors اور ہندو اساطیری شخصیات کا نام ہے۔ ان میں سے ہر شخصیت دنیا پر ایک عرصہ تک حکومت کرتی ہے۔ اس عرصہ یا مدت کو منواتارا mÉnvatarÉ کا نام دیا جاتا ہے۔ اور اس مدت کا اندازہ 43 لاکھ 20 ہزار (4320000) انسانی سالوں کے برابر لگایا گیا ہے۔[1] جبکہ "دھرم شاستر" ان مجموعۂ کتب کا نام ہے جو ہندومت کے قوانین واخلاق کی تشکیل کرتا ہے۔[2] پس "منودھرم شاستر" منو سے مروی وہ روایات ہیں جو ہندوؤں کو ان کا دھرم یعنی نظامِ اخلاق اور قوانینِ حیات فراہم کرتی ہیں۔[3]

"منودھرم شاستر" جس طرح ہندوؤں کو ان کی ذات کے مطابق, زندگی کے دیگر شعبوں سے متعلق تعلیمات فراہم کرتی ہے, اسی طرح میراث سے متعلق بھی اس میں ہدایات تعلیمات پائی جاتی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تقسیم میراث کا آغاز:

ہندومت میں تقسیم میراث کا عمل والدین (ماں باپ) کی وفات کے بعد ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا والدین کی زندگی کی زندگی میں بچوں کو ان کے مال وجائیداد پر کوئی اختیار نہیں ہوتا۔[4]

بڑے بیٹے کی اہمیت:

ہندومت میں بڑے بیٹے کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور خاندان کی کامیابی یا ناکامی اسی کی وجہ سے سمجھی جاتی ہے۔[5] بڑے بیٹے کی پیدائش کی اہمیت ہندومت کے اس قول سے واضح ہو جاتی ہے کہ "باپ بڑے بیٹے سے ہی ابدیت حاصل کرتا ہے, باقی بیٹے تو سب خواہش کی پیداوار ہیں"۔[6]

ہندومت, والدین کی وفات کے بعد اولاد کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ یا تو مذہبی تعلیمات اور قواعد و ضوابط کے مطابق جائیداد کو باہم تقسیم کر لیں اور یا باہمی رضامندی سے بڑے بھائی کے ماتحت ویسے ہی زندگی گزاریں جیسا کہ وہ اپنے باپ کے ماتحت گزارتے رہے ہیں۔ اس صورت میں ساری جائیداد بڑے بھائی کو ملے گی اور وہ اپنے چھوٹے بھائیوں پر ویسے ہی خرچ کرے گا جیسا کہ ان کا باپ خرچ کرتا رہا تھا۔ [7]

تقسیم جائیداد کے طریقے:

ہندوؤں کے نزدیک جائیداد کی تقسیم دو طریق سے ہوتی ہے:

ا۔ پہلا طریقہ:

جب پہلا بھائی خصوصی صلاحیتوں کا مالک ہو تو جائیداد کی برابر برابر تقسیم سے پہلے تمام بھائیوں میں درج ذیل شرح سے اضافی حصے تقسیم کیے جائیں گے:

ا۔ سب سے بڑے بھائی کو کل جائیداد کو بیسواں حصہ۔

۲۔ سب سے چھوٹے بھائی کو بڑے بھائی کے اس بیسویں حصہ کا چوتھائی۔

۳۔ جبکہ درمیانے بھائی کو بڑے بھائی کے اس بیسویں حصہ کا نصف۔ سب سے بڑے بھائی اور سب سے چھوٹے بھائی کے درمیان بھائیوں کی تعداد چاہے کتنی ہی کیوں نہ ہو، سب کو بڑے بھائی کے اضافی حصہ کا نصف حصہ ہی ملے گا۔

اضافی حصوں کی تقسیم کے بعد بقیہ مال تمام بھائیوں کے درمیان برابر برابر حصوں میں بانٹا جائے گا۔ البتہ مال کی تقسیم میں جو ترجیح و امتیاز بڑے بھائی کو اضافی حصہ کے دینے میں برتا گیا وہی امتیاز اسے مال کے بہترین حصہ کی صورت میں بھی دیا جائے گا۔ مزید یہ کے اسے بڑا بھائی ہونے ہی کی وجہ سے ایسا ایک اضافی مویشی بھی دیا جائے گا جو خصوصاً بہترین ہو۔

ب۔ دوسرا طریقہ:

اگر بڑے بھائی کو دیگر بھائی پر کوئی خصوصی امتیاز حاصل نہ ہو اور تمام بھائی اپنے پیشوں میں یکساں مہارت رکھیں تو اس صورت میں اضافی حصے نہیں بانٹے جائیں گے۔ صرف بڑے بھائی ہونے کے ناطے تعظیماً اسے معمولی قیمت کی چیز اضافتاً دے دی جائے گی۔ اور تمام جائیداد بھائیوں کے درمیان درج

ذیل شرح سے بانٹی جائے گی:

۱۔ سب سے بڑے کے دو حصے۔

۲۔ اگلے بھائی کو ڈیڑھ حصہ۔

۳۔ جبکہ دوسرے بھائی کے بعد والے تمام بھائیوں کا ایک ایک حصہ ہوگا۔[8]

تاہم اگر بھائی ایک بار علیحدگی کے بعد پھر سے اکٹھے رہنے لگیں تو اس کے بعد ہونے والی تقسیمِ نو میں سب کو یکساں حصہ ملے گا۔ اب (بزرگی کے نتیجے میں) بڑے بھائی کو زیادہ حصہ ملنے کے اصول کا اطلاق نہیں ہوگا۔[9]

بہنوں کا حصہ:

بہنوں کے حصہ کی دو صورتیں ہیں: (۱) غیر شادی شدہ بہن کا حصہ، (۲) شادی شدہ بہن کا حصہ۔

ہندومت میں عورتوں کے وراثت میں حصوں کی تقسیم کی تفصیل البیرونی کی کتاب الہند میں بھی ملتی ہے جو کچھ یوں ہے:

بیٹی کا حصہ بیٹے کے حصہ کا ربع ہوگا۔ اگر بیٹی بیاہی ہوئی نہیں ہے تو بیاہ کے وقت تک اس کے حصہ کے ترکہ سے اس کی ذات پر خرچ اور اس کے بیاہ کا ساز وسامان کیا جائے گا۔ اور بیاہ ہو جانے کے وقت سے خرچ بند کر دیا جائے گا۔[10]

بہنوں کا حصہ براہ راست ترکہ سے نہیں نکالا جاتا بلکہ ان کا حصہ بھائی ادا کرتے ہیں۔ اس کی تصریح منودھرم شاستر میں موجود ہے: "غیر شادی شدہ بہن کو ہر بھائی حصے کا ایک چوتھائی دے گا۔ انکار کرنے والا آشرم باہر ہو جائے گا"۔[11]

بہنوں کو بھائی باہمی طور پر حصہ دیتے ہیں۔ اگر بھائیوں کی تعداد زیادہ اور بہنوں کی تعداد کم ہے تو سب بھائی مل کر برابر برابر اتنا حصہ ڈالتے ہیں کہ ایک بہن کو ایک بھائی کے حصہ کا چوتھائی حصہ مل سکے۔ اسی طرح اگر بہنوں کی تعداد زیادہ ہے تو سب بھائی مل کر اتنا حصہ برابر برابر ڈالیں گے کہ ہر بہن کو بھائی کا چوتھائی حصہ مل جائے۔[12]

نمائندہ اولاد کی صورت میں تقسیم:

جب بڑے بھائی کی اولاد نہ ہو تو چھوٹے بھائی بڑے بھائی کے لئے اس کی بیوی سے بچہ پیدا کر سکتا ہے۔ منودھرم شاستر اس سلسلے میں کہتی ہے: "(اپنے خاوند سے) اولاد حاصل نہ کر سکنے والی عورت، اجازت ملنے کے بعد (مقررہ قواعد کے مطابق) اپنے دیور یا جیٹھ یا (خاوند کے خاندان میں سے) کسی مرد کے ساتھ اولاد کے لئے مباشرت کر سکتی ہے۔ اور (ایک ہی) بیٹا پیدا کرے گا، کسی صورت دوسرا نہیں"۔[13]

یوں پیدا ہونے والے بچے کو باپ کا نمائندہ کہتے ہیں۔[14] نمائندہ بیٹے کے پیدا ہونے کی صورت میں مرتب شدہ وراثت کے احکامات درج ذیل ہوں گے:

> اگر چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوی سے لڑکا پیدا کرتا ہے تو تقسیم مساوی ہو گی۔ یہی طے شدہ قانون ہے۔[15] سب سے بڑے بھائی کی بیوی سے یوں پیدا کیا جانے والا بیٹا اپنے باپ کا نمائندہ ہے لیکن اسے جائیداد کی تقسیم میں اضافی حصہ نہیں ملے گا۔ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کی بیوی سے بیٹا پیدا کیا تو موئخر الذکر باپ بن گیا۔ پیدا ہونے والے بیٹے کو مذکورہ بالا قانون کے مطابق جائیداد میں حصہ ملے گا۔[16]

ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں جائیداد کی تقسیم:

ہندو مرد چار تک عورتوں کو نکاح میں لا سکتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں تقسیم میراث کا معاملہ تھوڑا پیچیدہ ہو جاتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ دوسری بیوی کا بیٹا پہلی بیوی سے پہلے ہو جائے۔

جیسا کہ بیان کیا گیا کہ ہندو مرد کی پہلی بیوی کا اپنی ذات سے ہونا ضروری ہے۔ دوسری بیوی اپنی ذات یا اپنے سے نچلی ذات سے بھی نکاح میں لائی جا سکتی ہے۔ اور یہ کہ ہندو مرد کے لئے اپنے سے اونچی ذات سے عورت نکاح میں لانا جائز نہیں۔

تین برتر دو جنمی ذات کے مردوں کو پہلی شادی اپنی برابر ذات میں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی شہوت سے مغلوب ہو کر دوسری (شادی) کا اہتمام کرلے تو پھر اسے چاہئے کہ وہ درج ذیل دازتوں پر عمل کریں۔ ان میں ہدایت دی گئی ہے کہ کونسی ذات کے مرد، اپنی ذات کے علاوہ، کن عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں۔

> واضح کیا جاتا ہے کہ ایک شودر کی بیوی محض ایک شودر عورت ہی (ہو

سکتی) ہے۔ جبکہ ایک ویش کی بیویوں میں سے ایک اس کے ہم مرتبہ یعنی ویش اور دوسری شودر ہو سکتی ہے۔ کھشتری کی (بیویوں میں) سے ایک اس کے ہم مرتبہ اور دوسری ویش یا شودر ہو سکتی ہے۔ جبکہ برہمن کی (بیویوں) میں سے ایک اس کے ہم ذات اور باقی کھشتری، ویش یا شودر ہو سکتی ہے۔ (بدترین) مصائب وآفات کے حاصل دور میں بھی کوئی ایسا ذکر کسی (قدیم) کہانی میں نہیں ملتا کہ کوئی شودر عورت کسی براہمن یا کھشتری کی (پہلی) بیوی رہی ہو۔[17]

ایک ذات سے تعلق رکھنے والی متعدد بیویاں:

پس ہوتا یہ ہے کہ بالعموم ایک سے زیادہ بیویاں یا تو ہندو مرد کی اپنی ذات سے ہوں گی اور یا پہلی بیوی اس کی اپنی ذات اور دوسری نچلی ذات سے، وغیرہ۔ اگر سب بیویاں ایک ہی ذات سے تعلق رکھیں تو ماؤں کے حوالہ سے انھیں کوئی ترجیح حاصل نہ ہو گی۔ ترجیح وبرتری صرف پہلے پیدا ہونے ہی کی وجہ سے ہو گی (جس کا حکم پہلے گزر چکا ہے)۔

بیویاں ایک ذات کی ہوں اور ان میں سے کسی میں کوئی صفت امتیازی نہ ہو تو بیٹوں کو ماؤں کے درجات کے حوالے سے کوئی ترجیح حاصل نہ ہو گی۔ درجے اور برتری پیدائشی ہے۔[18]

برہمن، کھشتری اور ویش کے تمام بیٹے جو ایک ذات کی بیویوں سے ہوں، یکساں حصہ پائیں گے، سب سے بڑے کو البتہ ایک حصہ زیادہ ملے گا۔[19]

لیکن اگر تمام بیویاں ایک ذات سے تعلق نہیں رکھتیں اور دوسری بیوی کا بیٹا پہلے ہو جاتا ہے تو اس صورت میں پہلی بیوی کی ذات کی فضیلت کی وجہ سے اس کے بیٹے کو بھی برتری حاصل ہو گی:

پہلی بیوی سے پیدا ہونے والے بیٹے کو اس کا اضافی حصہ بیلوں میں سے بہترین بیل کی شکل میں ملے گا، باقی بیلوں میں سے بہترین باقی بیٹوں کو ان کی ماؤں کے مراتب کے اعتبار سے ملیں گے۔ لیکن سب سے بڑی بیوی سے پیدا ہونے والے سب سے بڑے بیٹے کو پندرہ گائیں اور ایک بیل ملے گا جبکہ باقی (بچ جانے والے) مویشیوں میں سے دوسرے بیٹوں کو ان کی

ماؤں کے درجات کے مطابق حصہ ملے گا۔[20]

یہاں پر تھوڑی پیچیدگی ہے کیونکہ ملاحظہ ہو درج ذیل سطور میں مذکورہ قواعد:

مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والی متعدد بیویاں:

ایک برہمن کی اگر چار بیویاں مختلف ذاتوں (برہمن، کھشتری، ویش اور شودر) سے ہوں۔ تو جائیداد دو طریقوں سے تقسیم کی جاسکتی ہے:

ا۔ پہلا طریقہ:

برہمنی بیوی کے بیٹے کو تنے کے کھیت، گائیں گابھن کرنے والا سانڈ، گاڑیاں، زیورات اور گھر اضافی حصے کے طور پر دیا جائے گا۔ اس کے بعد جو مال بچے اس کے تین حصے برہمنی بیوی کے بیٹے، دو حصے کھشتری کے، ڈیڑھ حصہ ویش اور ایک حصہ شودر بیوی کے بیٹے کو ملے گا۔[21]

ب۔ دوسرا طریقہ:

یا پھر کل ترکہ کے دس حصہ کرکے، اس میں سے برہمن، کھشتری، ویش اور شودر بیوی کے بیٹے کو بالترتیب چار، تین، دو اور ایک حصہ ملے گا۔[22] شودر بیوی کے بیٹے کو کسی صورت اس سے زیادہ حصہ نہیں ملے گا چاہے باقی تین ذاتوں کی بیویوں کی سرے کوئی سے اولاد ہی نہ ہو۔[23]

شودر چونکہ صرف اپنی قوم میں ہی شادی کرسکتا ہے تو اس کی بیویاں صرف ایک ہی ذات سے تعلق رکھ سکتی ہیں۔ لہٰذا اس کے 100 بیٹے بھی ہوں، سب کو یکساں حصے ملے گے۔[24]

وہ شخص جس کا کوئی لڑکا نہ ہو:

ہندومت کے مطابق وہ شخص جس کا کوئی لڑکا نہ ہو تو وہ شخص اپنی کسی بیٹی کو متعین کرے گا کہ اس کا بیٹا اس شخص کے کفن دفن کی رسومات ادا کرے گا اور اس کا وارث ٹھہرے گا۔[25] اپنے نانا کا وارث ہونا اسے اس بات میں مانع نہیں ہوگا کہ وہ اپنے باپ کا وارث بنے۔[26] بیٹی کی اولاد ہونے کی وجہ سے اس لڑکے کی دنیوی امور یا احترام میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور اسے ہر وہ چیز ملے گی جو بیٹے کے بیٹے کے لئے ہوتی ہے۔[27] اگر اس شخص کی بیٹی بغیر کسی بیٹے کو جنم دیئے فوت ہو جاتی ہے تو اس کا شوہر اپنے سسر کا وارث ہوگا اور مرنے کے بعد کی رسومات ادا کرے گا۔[28] اگر عورت کے (وصی) مقرر ہونے کے بعد اس

کے باپ کا کوئی بیٹا پیدا ہوتا ہے تو جائیداد برابر تقسیم ہو گی اور وہ عورت ہی اکیلی وارث نہیں رہے گی۔[29]

اگر کسی شخص کا نہ تو اپنا بیٹا ہو اور نہ ہی اس کی بیٹی کا کوئی بیٹا ہو تو لے پالک (متبنی) بیٹا، بشرطیکہ اس میں تمام خوبیاں موجود ہوں، اس شخص کے ترکہ کا مالک ہو گا چاہے اس کا تعلق کسی اور خاندان سے ہی کیوں نہ ہو لیکن اس صورت میں اسے اپنے حقیقی والد کے ترکہ سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔[30]

اگر کوئی بیوہ ہندومت کے قواعد کے مطابق کسی سے مباشرت کرکے بیٹا پیدا کرے تو یہ بیٹا اس کے مرحوم باپ کی ملکیت ہے تو اسے بیٹے کے برابر دادا کے ترکہ سے حصہ ملے گا۔[31] لیکن اگر اس بچہ کو پیدا کرنے میں قواعد کی خلاف ورزی ہوئی، یا اس بیوہ کو مباشرت تفویض نہیں کی گئی تھی، یا یہ بیٹا پہلے بیٹے کی موجودگی میں پیدا کیا گیا تھا اور یا ضرورت سے زیادہ یہ بیٹا ہوس نفسانی کا نتیجہ تھا، تو اس صورت میں اس کا دادا کی جائیداد میں کوئی حصہ نہیں۔[32]

مختلف قسم کے وارث رشتہ دار بیٹوں کی صورت میں :

جب ایک شخص کے مختلف قسم کے ایسے بیٹے ہوں, جو رشتہ دار بھی ہوں اور ترکہ میں حصہ پانے والے بھی ہوں تو اولی کی صورت میں ادنی حصہ سے محروم رہے گا۔ مثلاً کسی شخص کے دو بیٹے (بطور) اس کے قانونی وارث (موجود ہوں) اور ایک بیوی نے حاصل کیا ہو تو (پہلے دو میں سے) ہر ایک کو برابر حصہ ملے گا۔ جبکہ تیسرا ہر طرح کے حصے سے محروم رہے گا۔[33]

(نطفے کے بیٹے کی موجودگی میں) اوروں سے حاصل ہونے والے جو بیٹے بیان ہوئے ہیں اسی کے ہیں جس کا نطفہ ہیں، نہ کہ اس کے جس نے اپنائے ہیں۔[34]

کسی شخص کے دو بیٹے (بطور) اس کے قانونی وارث (موجود ہوں) اور ایک بیوہ نے حاصل کیا ہو تو (پہلے دو میں سے) ہر ایک کو برابر حصہ ملے گا۔ تیسرا ہر طرح کے حصے سے محروم رہے گا۔[35]

لیکن اگر صورت یہ ہو کہ کوئی شخص بے اولاد ہونے کی وجہ سے متبنی (لے پالک) بیٹا بنائے تو اس شخص کی متبنی بیٹا بنانے کے بعد اپنی حقیقی اولاد ہو تو اس صورت میں یہ متبنی بیٹا بالکل ہی محروم نہیں رہے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جب متبنی بنایا گیا تو اپنے حقیقی باپ کے ترکہ سے محروم ہو گیا۔ لہٰذا نطفے سے پیدا ہونے والا بیٹا بیوہ کے حاصل کردہ بیٹے یا متبنی کو پانچواں یا چھٹا حصہ دے گا۔[36]

ہندو اور ورثاء

بیٹے:

کسی شخص کا ترکہ صرف اس کے بیٹوں میں تقسیم ہوتا ہے، اس کے باپ اور بھائیوں کو نہیں ملتا۔ اگر کسی بھی قسم کے بیٹے موجود نہ ہوں تو اس صورت میں انھیں مل سکتا ہے۔ منودھرم شاستر میں ہے: "کسی شخص کا ترکہ نہ تو اس کے بھائیوں کو ملتا ہے اور نہ باپ کو، بلکہ (صرف) بیٹے کو۔ لیکن اگر اولادِ نرینہ نہ ہو تو ترکہ باپ کو ملے گا اور (بھائیوں کو)۔[37]

ہندومت کے مطابق بیٹے (12) قسموں کے ہوتے ہیں جن میں سے (٦) قسم کے بیٹے بیک وقت وارث اور رشتہ دار دونوں ہوتے ہیں جبکہ باقی (٦) صرف رشتہ دار تو ہوتے ہیں لیکن وارث نہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

وارث رشتہ دار بیٹے:

1. نطفے سے پیدا ہونے والا (حقیقی) بیٹا۔
2. وہ بیٹا جو کوئی بیوہ قواعد کے مطابق کسی دوسرے مرد سے پیدا کرتی ہے۔
3. متبنی بیٹا۔
4. بنایا گیا بیٹا۔
5. خفیہ طور پر پیدا کیا گیا بیٹا۔
6. (گھر سے) نکالا گیا بیٹا۔

بیٹوں کی درج بالا مذکورہ اقسام رشتہ دار بھی ہیں اور ترکہ میں حصہ دار بھی ہیں۔

غیر وارث (صرف) رشتہ دار بیٹے:

ذیل میں بیان کی جانے والے بیٹوں کی اقسام رشتہ دار تو ہیں لیکن ترکہ میں حصہ نہیں پاتے:

1. کنواری کا بیٹا۔
2. بیوی کا خلاف قواعد پیدا کیا گیا بیٹا۔

3. خریدا ہوا بیٹا۔

4. دوسری شادی کرنے والی عورت سے پیدا ہونے والا بیٹا۔

5. وہ بیٹا جو کسی کو دے دیا گیا ہو۔

6. شودر بیوی کا بیٹا۔[38]

اگرچہ ہندومت میں بیٹوں کی یہ (۱۲) قسمیں ہیں جن میں سے صرف پہلی (۶) ہی ترکہ میں سے حصہ پا سکتی ہیں۔ لیکن بیٹوں میں سے سب سے افضل بیٹا وہی ہے جو کسی شخص کے ذاتی نطفہ کے ذریعے اس کی شادی شدہ بیوی سے ہوا ہو۔[39] بیٹوں کی تمام دیگر اقسام کی ضرورت عموماً اسی وقت پڑتی ہے جب نطفہ سے یا شادی شدہ بیوی سے بیٹا نہ ہو سکے۔

بادشاہ کا ورثہ لینا:

ورثاء کی عدم موجودگی میں برہمن کا ترکہ تو بادشاہ نہیں لے سکتا۔ البتہ دوسری ذاتوں کے مرحومین کی جائیداد، ورثاء کی عدم موجودگی میں یا نااہلی کی صورت میں بادشاہ لے گا۔[40]

نواسیوں کا حصہ:

مرحومہ نانی کے ترکے میں سے کچھ نہ کچھ، از روئے محبت، نواسیوں کو بھی ملنا چاہیئے۔[41]

عورت کا ترکہ:

کسی عورت کا وہ مال یا جائیداد جو اسے اس کے خاندان والوں (والدین، بھائیوں وغیرہ) کی طرف سے ملا، یا اسے اس کے شوہر نے تحفتاً دیا، تو یہ مال اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اولاد (بیٹے و بیٹیوں) میں برابر تقسیم ہوگا۔[42] لیکن عورت کے لاولد مر جانے کی صورت میں ترکہ کی تقسیم شادی کی قسموں کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہو گی۔ اگر اس مرحومہ عورت کی شادی براہم، دیو، آرش، گاندھرپ یا پرجاپتی طریقے کے مطابق ہوئی ہو تو سب ترکہ شوہر کو ملتا ہے۔[43] اور اگر یہ شادی آسر یا کسی اور طریقے سے ہوئی ہو تو اس مرحومہ عورت کے لاولد مر جانے کی صورت میں اس کا ترکہ اس کے ماں باپ کو ملے گا۔[44]

مخنث، معذور، پاگل یا دھرم باہر افراد کا حصہ:

خاندان کے ایسے افراد کو حصہ نہیں ملتا لیکن نان نفقہ ضرور ملتا ہے۔ منودھرم شاستر میں ہے:

مخنث، دھرم باہر، پیدائشی اندھے یا بہرے، پاگل، شعور سے عاری، گونگے، اور کسی عضو یا حس سے پیدائشی محروم افراد کو نہ ملے گا۔ لیکن (قانون شناس کے لئے) بہتر ہے کہ ان سب کو اپنی اہلیت کے مطابق نان ونفقہ فراہم کرے، نہ فراہم کرنے والا دھرم باہر ہو جاتا ہے۔[45]

لیکن اگر یہ افراد بیوی کی خواہش رکھیں تو ان کی اولاد جائیداد میں حصہ دار ہو گی۔[46]

محنت سے حاصل کیا گیا مال یا جائیداد:

باپ پر اپنے بچوں میں وہی جائیداد تقسیم کرنا واجب ہے جو اسے اپنے آباء واجداد سے ورثہ میں ملی ہے۔ اور وہ مال یا جائیداد جو اس نے خود اپنی محنت سے کمائی ہے اسے بچوں میں تقسیم کرنے پر باپ کو مجبور نہیں کیا جا سکتا۔[47]

وہ تمام مال جو ذاتی محنت، علم یا زور بازو سے بنایا گیا، تحفتاً یا بطور انعام پایا گیا ہو، اور اس کے بنانے میں باپ کے مال کا دخل نہیں، بھائی اسے باہم تقسیم کرنے پر مجبور نہیں کئے جائیں گے۔ نہ ہی ذاتی محنت سے حاصل کی گئی جائیداد یا مال کی وجہ سے کوئی بھائی، باپ کی جائیداد سے محروم کیا جائے گا۔ البتہ بڑا بھائی، باپ کے مرنے کے بعد کچھ جائیداد یا مال اپنی محنت سے کماتا ہے تو اس میں چھوٹے بھائیوں کا کچھ حصہ ہو گا بشرطیکہ وہ کچھ سیکھنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کریں۔[48]

خلاصہ کلام:

ہندومت میں تقسیم میراث کا عمل والدین کی وفات کے بعد شروع ہوتا ہے۔ بہن کا حصہ بھائی کے حصہ کے چوتھائی ہوتا ہے۔ اگر تقسیم سے پہلے ہی بہنوں کی شادی ہو جائے تو ان کی شادی کے وقت ان کا حصہ ان پر خرچ کر دیا جاتا ہے اور پھر تقسیم کے وقت انھیں کچھ نہیں ملتا۔ اور اگر تقسیم کے وقت ان کی شادی نہ ہوئی ہو تو ترکہ میں سے ان کا حصہ براہِ راست نہیں نکالا جاتا بلکہ ہر بہن کو ایک بھائی کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا ہے جو اسے اپنے حصہ کا چوتھائی دیتا ہے۔

بھائیوں کے حصہ پر ان کی عمر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی مورث کی مختلف ذاتوں سے کئی بیویاں ہوں تو بھائیوں کے حصہ پر ان کی ذات بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

ہندومت کی دلچسپ بات نمائندہ اولاد کا تصور ہے یعنی ایک عورت اپنے شوہر سے بیٹا پیدا نہ کر سکے تو وہ اپنے دیور سے بیٹا پیدا کرنے کی کوشش کرے۔اولاد کی یہ قسم بھی حصہ پاتی ہے۔

ہندومت کے مطابق اگر ورثاء موجود نہ ہوں تو بادشاہ کو ترکہ ملتا ہے۔ ہندومت میں اس کے علاوہ بھی ورثاء موجود ہیں جنھیں اس مقالہ میں زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

É

حوالہ جات وحواشی

---

[1] انسایئکلوپیڈیا، تحت: منو Manu

Funk and Wagnalls New Encyclopedia, Funk and Wagnalls Inc. Editor-in-Chief: Robert S. Phillips, ISBN: 0-8343-0051-6, Vol. 16/421-422

[2] D. Cogan Michael (2003). World Religions. Duncan Baird Publications BDP. p. 138

[3] Encyclopaedia Britanica, "Hinduism", Chicago, 20/59

[4] منو. منودھرم شاستر. ارشد رازی. ط: 2007ء، نگارشات پبلشرز، لاہور، باب ۹، شلوک 104، ص 217

[5] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک 109، ص 217

[6] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک 107، ص 217

[7] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک 104-105، ص 217

[8] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک 112-117، ص 217-218

[9] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک 210، ص 226

[10] کتاب الھند، البیرونی، یعنی سید اصغر، نظر ثانی: سید عطاء حسین، ط: الفصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، ص ۶۱۵

[11] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۱۸، ص ۶۱۲

[12] The Laws of Manu، انگریزی ترجمہ: جی۔ بوہلر، کلیرنڈن پریس، آکسفورڈ، 1986ء، باب ۹، شلوک ۱۱۹ کا حاشیہ، ص ۳۴۹

[13] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک 59-60، ص ۲۱۲

[14] منودھرم شاستر، باب ۹، شلوک ۱۲۱، ص 218

---

[15] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک120، ص218

[16] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک۱۲۱، ص218

[17] منودھرم شاستر، باب۳، شلوک 12-14، ص٦٦

[18] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 125، ص219

[19] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 156، ص221

[20] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک124-125، ص219

[21] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک124, 150-151، ص221

[22] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک152-153، ص221

[23] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک154-155، ص221

[24] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 157، ص221

[25] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک127-130، ص219

[26] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک131-132، ص219

[27] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 133، ص219

[28] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 135، ص220

[29] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 134، ص219

[30] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک141-142، ص220

[31] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 145، ص220

[32] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک143-144، 147، ص220-221

[33] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 162، ص۱۲۲

[34] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک۱۸۱، ص224

[35] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 162، ص۱۲۲

[36] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک165، ص۲۲۲ نیز دیکھیں: حاشیہ باب ۹، شلوک۵٦۱، ص۰٦۳،

کتاب: Laws of Manu

[37] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 185، ص224

[38] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک 157-160 ص۲۲۲

[39] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک166، ص222

[40] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک198، ص224

[41] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک193، ص225

[42] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک192،194۔195، ص225

[43] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک196، ص225

[44] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک196-197، ص225

[45] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک201-202، ص226

[46] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک203، ص226

[47] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک209، ص226

[48] منودھرم شاستر، باب۹، شلوک204-206،207-208،215، ص226